148807 ـ بیوی كے حمل ساقط كرانے كے بعد دى گئى طلاق واقع ہو گى يا نہيں ؟

سوال

ميرى ايك قريبى رشتہ دار لڑكى سے تقريبا دس برس قبل شادى ہوئى، وہ حاملہ تھى ليكن اس نے حمل ساقط ہوگيا، اس كے كچھ روز بعد ہمارے درميان اختلاف پيدا ہو گيا، تو ميں نے بيوى كو نفاس كى حالت ميں ہى طلاق دے دى اور يہ تيسرى طلاق تھى كيا مجھے رجوع كرنے كا حق حاصل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حمل ساقط ہونے كے بعد آنے والے خون كى دو حالتيں ہيں:

1 ـ اس حمل ميں انسان كى خلقت واضح نہ ہوئى ہو، ت واس حالت ميں حمل ساقط ہونے كے بعد آنے والا خون استحاضہ كہلائيگا، اس طرح عورت نہ تو نماز ترك كريگى اور نہ ہى روزے چھوڑے گى، اور اس حالت ميں دى گئى طلاق بھى واقع ہو جائيگى، كيونكہ وہ پاك اور طاہر عورتوں كے حكم ميں ہے.

2 ـ اس حمل ميں انسان كى خلقت واضح ہو چكى ہو تو اس صورت ميں آنے والا خون نفاس كا خون ہو ہے.

اسى ويب سائٹ پر سوال نمبر (37784) اور (131275) اور (45564) كے جوابات ميں انسان كى خلقت كے متعلق تفصيل سے بات كى گئى ہے آپ ان جوابات كا مطالعہ كريں.

دوم:

جب كوئى شخص اپنى بيوى كو نفاس كى حالت ميں طلاق دے تو كيا يہ طلاق واقع ہوگى يا نہيں ؟

اس ميں اختلاف پايا جاتا ہے، جمہور علماء كرام كے ہاں يہ طلاق واقع ہو جائيگى، ليكن بعض اہل علم كہتے ہيں كہ نفاس كى حالت ميں دى گئى طلاق واقع نہيں ہوگى، جس طرح كہ حائضہ عورت كو طلاق واقع نہيں ہوتى، اور يہى اختيار كردہ قول ہے، آپ اس سلسلہ ميں سوال نمبر (146967) كے جواب كا مطالعہ كريں.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں طلاق کی جائے، اور پھر اس طہر میں بیوی سے ہم بستری بھی نہ کی گئی ہو، تو اس طہر میں دی گئی طلاق شرعی طلاق ہوگی.

اس لیے اگر عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر اس طہر جس میں جماع کیاگیا ہو طلاق دی جائے تو یہ طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ عورتوں کو طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت کے آغاز میں طلاق دیں الطلاق (1).

معنی یہ ہے کہ: وہ جماع کے بغیر پاك ہوں، اہل علم نے انہیں عدت کے لیے طلاق کے بارہ میں یہی کہا ہے، کہ وہ جماع کے بغیر پاك ہو، یا پھر حاملہ ہوں تو طلاق کی عدت یہ ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (44).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

طلاق بدعی کی کئی ایك انواع ہیں: ایك یہ کہ مرد اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں، یا پھر اس طہر میں جس میں بیوی سے جماع کیا گیا ہو طلاق دے، صحیح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 58).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر یہ ہے کہ:

اگر آپ کی بیوی نے بچے کی خلقت واضح ہو جانے کے بعد حمل ساقط کروایا تو آپ نے اسے نفاس کی حالت میں طلاق دی، اور راجح قول کے مطابق حالت نفاس میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے.

اس بنا پر یہ طلاق شمار نہیں کی جائیگی، اور آپ کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے.

لیکن اگر خلقت واضح نہیں ہوئی تھی اور بیوی نے حمل ساقط کروا دیا تو اس سے آنے والا خون استحاضہ کا خون ہے اور استحاضہ والی عورت کو دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے.

واللہ اعلم .